43377
301

استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں ہمارے علاقے کوئٹہ میں تربوز و خربوزے کی خرید و فروخت متعاقدین کے درمیان اس شرط پر ہوتی ہے کہ اگر وہ میٹھا اور سرخ نکل آیا تو مشتری اسے لے لیگا ورنہ نہیں۔ بائع اور مشتری اس پر راضی ہوتے ہیں پھر اسے کاٹ کر دیکھا جاتا ہے اگر وہ شرط کے موافق ہو تو مشتری اسے لے لیتا ہے ورنہ چھوڑ دیتا ہے۔

نیز یہ بھی بتلائے کہ بائع اگر اس شرط پر راضی نہ ہو تو اس خرید و فروخت کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

(جواب مسلک ہو)

مستفتی

لعل محمد کوئٹہ

موبائل نمبر: 0311-8491199

دار الافتاء
فتوی نمبر 56/1683

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّياً

صورتِ مسئولہ میں مذکورہ شرط پر متعاقدین کی رضامندی کی صورت میں بیع درست ہے، اور شرط کی پابندی بھی لازم ہے۔ البتہ اگر بائع اس شرط پر راضی نہ ہو تو اس صورت میں مشتری کو اختیار ہے کہ وہ اس بائع سے نہ خریدے، لیکن اگر وہ بائع کے اس شرط پر راضی نہ ہونے کے باوجود اس سے خریدتا ہے تو اسکی تین صورتیں ہیں:

۱۔ اگر تربوز اور خربوزہ سے انتفاع ممکن ہو، لیکن وہ مطلوبہ معیار کے مطابق نہ ہوں جسکی وجہ سے وہ عموماً اتنی قیمت پر فروخت نہ ہوتے ہوں جتنی اس عقد میں طے کی گئی ہے تو مشتری عرف کے مطابق پھل کی قیمت میں واقع ہونے والے نقصان کے بقدر ثمن میں کمی کا مطالبہ کرسکتا ہے، لیکن اس صورت میں اسے بائع کی رضامندی کے بغیر پھل واپس کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ نیز اگر اس صورت میں بائع تربوز اور خربوزے واپس لینے پر راضی ہو جائے تو مشتری نقصان کی تلافی کا مطالبہ نہیں کرسکتا، بلکہ اس پر لازم ہے کہ یا تو پھل واپس کرکے اپنی رقم لے لے، یا پھر انہی پھلوں کو رکھ لے۔

۲۔ اگر خریدے گئے تربوز اور خربوزے بالکل ناقابلِ انتفاع نکلیں تو اس صورت میں بیع باطل ہونے کی وجہ سے مشتری انہیں واپس کرکے پورا ثمن واپس لے سکتا ہے۔

۳۔ اگر بعض تربوز اور خربوزے قابلِ انتفاع ہوں اور بعض ناقابلِ انتفاع ہوں، یا کسی تربوز یا خربوزے کا بعض حصہ قابلِ انتفاع اور بعض حصہ ناقابلِ انتفاع ہو تو اس صورت میں اصح قول کے مطابق قابلِ انتفاع مقدار کی حد تک بیع درست ہے، اور ناقابلِ انتفاع حصے میں بیع باطل ہونے کی وجہ سے مشتری یہ ناقابلِ انتفاع حصہ واپس کرکے اس حصہ کا ثمن واپس لے سکتا ہے۔

الدر المختار (٥/ ٢٥)

(شرى نحو بيض وبطيخ) كجوز وقثاء (فكسره فوجده فاسدا ينتفع به) ولو علفا للدواب (فله) إن لم يتناول منه شيئا بعد علمه بعيبه (نقصانه) إلا إذا رضي البائع به، ولو علم بعيبه قبل كسره فله رده (وإن لم ينتفع به أصلا فله كل الثمن) لبطلان البيع، ولو كان أكثره فاسدا جاز بحصته عندهما نهر.

رد المحتار (٥/ ٢٥)

(قوله نقصانه) أي له نقصان عيبه لا رده؛ لأن الكسر عيب حادث بحر وغيره ... (قوله إلا إذا رضي البائع به) أي بأخذه معيبا بالكسر، فلا رجوع للمشتري بنقصانه.

دار الافتاء

(جاری ہے...)

رد المحتار (٥/ ٢٦)

(قوله ولو كان أكثره فاسدا جاز بحصته) أي بحصة الصحيح منه، وهذا عندهما وهو الأصح كما في الفتح. وكذا في النهر عن النهاية: أما عنده فلا يصح في الصحيح منه أيضا؛ لأنه كالجمع بين الحر والعبد في صفقة واحدة. ووجه الأصح كما في الزيلعي أنه بمنزلة ما لو فصل ثمنه؛ لأنه ينقسم ثمنه على أجزائه كالمكيل والموزون لا على قيمته. اهـ أي بخلاف الحر مع العبد...................والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

طاہر محمود

طاہر محمود

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

٢٣/ربیع الاول ١٤٣٦ھ

١٥/جنوری ٢٠١٥ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

٢٣/٣/١٤٣٦ھ

مفتی

الجواب صحیح

٢٣/٣/١٤٣٦ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ٥٦/١٦٨٣